خدا کا کھوج نہ مل رہا ہو ، جو اپنی قوم کو جہنم کی طرف مستانہ وار جاتے دیکھ کر بےچین ہو ، جسے معاشرتی خرابیوں کے نظارے خون کے آنسو رلاتے ہوں۔ جو انسان کو انسان پر زیادتیاں کرتے دیکھ رہا ہو ، ناپائیدار اسباب عشرت میں ڈوبتا دیکھ رہا ہو ، پھر جب وُہ دل ایسا دل ہو جو دین کی تعلیم سے مزین ہو اور اس کو شاعری کی طاقت کے ذریعہ عوام کے دلوں کو کھٹکھٹانا بھی آتا ہو تو یہ دل ان دو دیوانوں کا خالق بن کر معاشرہ کی اصلاح کا بیڑا اٹھا لیتا ہے۔

ان دو دیوانوں کی وسعتوں میں آپ کو توحید ، رسالت ، دُنیا کی بےثباتی فکر عقبیٰ و آخرت ، یاد خدا ، ذکر موت و عذاب قبر ، ثواب آخرت و مکافات عمل ، الغرض وہ سب عناصر جو معاشرہ کو ناھمواریوں اور بےاعتدالیوں سے پاک صاف کر کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا داعی بنا دیں پوری آب و تاب اور قوت و شوکت کے ساتھ بتکرار بیان ہوئے ہیں ۔

کون انکار کر سکتا ہے کہ فرد و قوم کی حیات کا دارومدار اخلاق پر ہے۔ اسلام مکارم اخلاق کی تکمیل کا نام ہے اور یہ کہ ہماری قوم شدت سے اسی متاع گم گشتہ کی محتاج ہے۔ جناب عاجز صاحب نے اپنے شعر سے یہ مقدس فریضہ انجام دیا ہے کہ اپنی قوم کو اخلاق کی دعوت دیں ، اگر آپ کی شاعری سے یہ مقصد پورا ہو جائے تو اس کے سوا کچھ نہیں چاھئیے ۔

عبدالرحمن طاہر سورتی

●●●